© rasailojaraid.com

شعبۂ حفظ وناظرہ کی تعلیم وتدریس کے لیے

راہنما اصول وہدایات اور مفید تجاویز ومشورے

(دوسری قسط)

افادات: حضرت مولانا قاری غلام رسول زید مجدھم

(مدیر مدرسہ جامع القرآن عثمان بن عفانؓ)

ضبط وترتیب: مولانا قاری محمد ریاض

ہدایات برائے شعبۂ ناظرہ

محترم قاری صاحب! ایک مومن کے لیے قرآن مجید سرچشمہ ہدایت ہے۔ قرآن مجید کے مسلمان پر چار حق ہیں۔ تلاوت، فہم، عمل اور دعوت۔ الحمدللہ! آپ کو اللہ پاک نے پہلے حق کی ادائی کے لیے منتخب اور قبول فرمایا ہے۔ چھوٹے اور معصوم بچوں کو باتجوید اور صحیح انداز پر قرآن مجید پڑھانے کی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر ہے۔ شعبہ ناظرہ کو مؤثر اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے چند امور ومعاملات کی پابندی، رعایت اور تسلسل کے ساتھ محنت تھوڑے وقت میں خاطر خواہ نتائج وثمرات سامنے لاسکتی ہے۔ اس شعبے میں درج ذیل امور کا لحاظ ضروری ہے:

ا۔ سبق کا معیار۔ ۲۔ مطالعہ اور نئے سبق کی مشق۔ ۳۔ ہجے ورواں۔ ۴۔ تجوید ولہجہ۔ ۵۔ ناظرہ میں منزل سننے کا معمول۔ ۶۔ نماز، کلمے اور مسنون دعائیں۔

ا۔ سبق کا معیار

شعبہ ناظرہ ہو یا شعبہ حفظ، ہر دو میں سبق بہت اہمیت رکھتا ہے، لہٰذا سبق خوب اہتمام کے ساتھ سنا جائے، سبق میں رواں، حروف کی پہچان، مخارج، انداز ولہجہ کی خاص رعایت رکھی جائے۔ اگر سبق میں ان چیزوں میں سے کسی چیز میں کمی ہے تو وہ سبق معیاری نہیں ہوگا۔

ناظرہ خواں طلبہ کرام کو درست انداز میں قرآن مجید پڑھانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا حفظ کے طلبہ کرام کو۔ بس اتنا فرق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو کہ حفظ کے طلبہ کرام بغیر دیکھے پڑھیں اور ناظرہ خواں دیکھ کر پڑھیں۔

☆ ناظرہ میں رٹا نہ لگوائیں

سبق میں اس چیز کا بھی خیال رکھا جائے کہ بعض بچے زبانی رٹا لگا لیتے ہیں، مگر ان کو پہچان نہیں ہوتی، یہی وجہ ہوتی ہے کہ زبانی یاد ہوتا ہے، مگر دیکھ کر قرآن سے نہیں پڑھ سکتے۔ ایسے بچوں کو دیکھ کر پڑھنے کی عادت ڈلوائیں، انہیں حروف کی پہچان کروائیں۔

☆ بچوں کو مصروف رکھنے کا طریقہ

اسی طرح استاذ محترم کو چاہیے کہ بچوں کو مصروف رکھنے کے لیے اور مقدارِ خواندگی بہتر بنانے کے لیے ایک دن میں بچوں کو دو سبق دیے جائیں۔ اگر بچے کا سبق 8 لائن ہے تو بجائے ایک وقت میں 8 لائن دینے کے سبق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں، 4 سطر صبح اور 4 سطر شام۔ پھر کچھ دن بعد ایک سطر کا اضافہ کریں۔ 5 سطر صبح، 5 سطر شام۔ اس طرح بچے کی نفسیات کے اعتبار سے سبق کی مقدار کم ہو جائے گی، مگر مقدارِ خواندگی بڑھ جائے گی۔

☆ سبق یاد کروانے کا طریقہ کار

بچوں کا ناظرہ یاد کروانے کے لیے استاذ محترم کو چاہیے کہ بچوں کی جوڑیاں بنائیں، دو اچھے بچے اور دو کمزور بچے یا متوسط بچوں کو ملا کر 4 سے 5 بچوں کی جوڑی بنائی جائے۔ ہر بچہ 10 بار اپنا سبق دہرائے اور باقی بچے سماعت کریں۔ اس طریقہ کار سے بچوں کو سبق جلد یاد ہو گا اور بچے مصروف رہیں گے۔

۲۔ مطالعہ اور نئے سبق کی مشق

شعبہ ناظرہ کے طلبہ کو نیا سبق دینے کے لیے مطالعہ کا عمل، حفظ کی طرح یہاں بھی عمل میں لایا جائے۔ اس کا طریقہ کار یہ ہو کہ قاری صاحب بچے کو اپنے پاس بٹھا کر اور اپنی نگرانی میں اگلے سبق کا ''ہجے اور رواں'' نکلوائیں۔ اگر کسی طالب علم کے پارہ زیادہ ہو چکے ہیں یا اس کا ناظرہ معیاری ہے تو اسے بطور معاون مقرر کر لیں۔ بعد ازاں جن بچوں کے سبق بارے میں اطمینان ہو جائے کہ انہوں نے ہجے اور رواں کے اعتبار سے بہ خوبی سبق سمجھ لیا ہے تو انہیں مشق کروائی جائے مخارج اور لہجے کی مکمل ادائی کے ساتھ۔ لیکن جو بچے مجموعی طور پر کمزور ہیں یا جنھوں نے مخارج، صفات، لہجہ، ہجے، رواں میں سے کسی ایک کے اندر کمزوری کا اظہار کیا ہے تو ان سے استاذ محترم دوبارہ ہجے اور رواں سنیں، یہاں تک کہ اطمینان حاصل ہو جائے اور مشق کی ضرورت پیدا ہو جائے۔

۳۔ ہجے اور رواں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نورانی قاعدہ ختم کرلینے کے بعد بچہ عم پارہ کی جانب آتا ہے۔ یہ ناظرہ کا ابتدائی مرحلہ ہے اور نہایت محنت اور توجہ طلب۔ اس موقع پر استاذ صاحب کو زیادہ محنت اور لگن کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ کیوں کہ قاعدہ میں بچہ ایک ایک لفظ سبق لیتا تھا اور اب ایک ایک آیت مبارکہ۔ اس لیے ابتدائی بچوں کو عموماً دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن بچے کی ترقی اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے استاذ صاحب کو اس کی مدد کرنا ہوگی۔

اس سلسلے میں بہتر یہ ہے کہ استاذ صاحب بچے سے ہی سبق کے ہجے نکلوائیں اور اس کے بعد رواں۔ اس مرحلے پر بچے کی صلاحیت اور اعتماد پر زور دیں اور اسے بار بار کوشش پر راغب کریں۔ دو چار دفعہ بچہ اپنے طور پر محنت کرلے تو اس کے بعد استاذ صاحب ہجے یا رواں میں جہاں جہاں اس کی کمزوری یا خامی محسوس کریں، دور کرائیں۔ پہلے دن سے ساری غلطیاں نہ بتادی جائیں بلکہ آہستہ آہستہ اصلاح کی جائے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے بچہ چلنا شروع کرتا ہے تو ماں اسے اپنے سہارے پر چلنا کا کہتی ہے اور جب وہ کوشش کے باوجود توازن برقرار نہیں رکھ پاتا تو اس کا ہاتھ تھام لیتی ہے۔ آہستہ آہستہ وہ پاؤں پر کھڑا ہوجاتا ہے۔

☆ **ابتدائی دو سے تین پارے ہجوں کے ساتھ پڑھوائیں**

شعبہ ناظرہ کے ابتدائی بچوں کو لازماً دو سے تین پارے ہجوں کے ساتھ پڑھائیں۔ شروع میں بچوں کو ہجے کرنے میں اور ملانے میں دشواری ہوگی، مگر آہستہ آہستہ اس میں بہتری آتی جائے گی۔

۴۔ تجوید ولہجہ:

قرآن مجید کی درست انداز میں تلاوت یعنی حروف کے مخارج وصفات کی ادائی کی رعایت، فرض ہے۔ اگر کوئی مسلمان اس معاملے میں کوتاہی یا سستی کرتا ہے تو فرض کا تارک اور گناہ گار ہے۔ لہٰذا استاذ صاحب کو اپنی ذمہ داری کا مکمل احساس رکھنا چاہیے اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس موقع پر تجوید کی کوئی غلطی رہ گئی تو وہ پوری زندگی برقرار رہ سکتی ہے اور قرآن مجید کو غلط انداز میں پڑھنے کا وبال اس پر مستزاد ہے۔

ناظرہ کے طلبہ کو مستقبل میں اس چیز کی کمی محسوس نہ ہو، اس کے لیے حروف کے مخارج، لہجہ، صفات اور اندازِ قراءت پر بھرپور محنت اور توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔

۵۔ ناظرہ میں منزل سننے کا معمول:

استاذ کو چاہیے کہ ناظرہ میں بچوں کی منزل لازماً سنیں۔ منزل سنوانے سے ناظرہ کی پہچان اور رواں میں بڑی مدد ملے گی۔ ناظرہ کی منزل سنوانے کا طریقہ یہ ہو کہ دو دو بچوں کو جوڑیاں بنائیں جائیں۔ ہر بچہ آدھا پارہ یا ایک پارہ منزل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سنائے۔اور دوسرا بچہ اس کی منزل سنے۔استاذ جوڑیوں کی نگرانی کریں اور دو تین جوڑیوں کو بلا کر منزل کا جائزہ لیں۔

۶۔نماز، کلمے اور مسنون دُعائیں:

ناظرہ خواں طلبہ میں اسلامی تعلیمات سے آگاہی پیدا کرنے کے لیے چھ کلمے، وضو، نماز اور مسنون دعائیں روزانہ کی بنیاد پر ضرور یاد کروائی جائیں۔نماز سکھانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بچوں کی بالجہر جماعت کرائی جائے، ایک بچہ امام بنے اور باقی مقتدی۔چوں کہ ناظرہ کے طلبہ اتنی سمجھ رکھتے ہیں کہ انہیں مسائل نماز یاد کرائے جاسکتے ہیں، اس لیے اس پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔مسائل سے ہماری مراد ابتدائی اور موٹی موٹی باتیں ہیں مثلاً فرض نمازوں کی تعداد، کن کن نمازوں میں قراءت جہراً یا سراً ہوتی ہے، دعائے قنوت کیا ہے، کب پڑھی جاتی ہے اور کیسے پڑھی جاتی ہے۔سنت مؤکدہ کسے کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔طلبہ کی عمر اور استعداد کو دیکھتے ہوئے حسبِ موقع کسی بھی مستند کتاب سے اس ضمن میں مدد لی جاسکتی ہے۔

ہدایات برائے شعبۂ قاعدہ

نورانی قاعدہ قرآن کریم کی قراءت وتلاوت سیکھنے کے لیے بنیاد ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ متعلقہ استاذ صاحب اس پر خصوصیت کے ساتھ توجہ اور محنت مبذول کریں۔تعلیم وتدریس کو مفید اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے اساتذہ کرام ان امور کو پیش نظر رکھیں:

۱۔سبق ۔۲۔مخارج کی ادائیگی ۔۳۔ ہجے۔۴۔رواں ۔۵۔گزشتہ تختیوں کی دہرائی۔۶۔کلمے اور روزمرہ کی چند مسنون دعائیں۔

۱۔سبق

نورانی قاعدہ کے طلبہ کے لیے سبق کی خاص مقدار متعین نہیں۔البتہ اس شعبے میں زیر تعلیم طلبہ کم عمر اور مدرسہ کے ماحول سے نامانوس ہوتے ہیں، اس لیے نرمی اور پیار وشفقت کے ساتھ استاذ صاحب کو چاہیے کہ ان کے وقت کو قیمتی بنائیں اور نوعمری اور کم سمجھی کو پڑھائی پر اثر انداز ہونے سے بچائیں۔بچوں کو سبق دیتے وقت استاذ صاحب ان باتوں کا اہتمام رکھنا چاہیے:

☆حروف کی پہچان

چوں کہ نورانی قاعدہ کی پہلی تختی حروف مفردات پر مشتمل ہے، اس لیے سب سے پہلے بچوں کو حروف اور مفردات کی پہچان کرائی جائے۔اس دوران نقطے اور بغیر نقطے والے حروف کے درمیان فرق، ایک جیسی شکل رکھنے والے حروف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں فرق اور موٹے باریک حروف میں فرق بھی یاد کرانے کا بھرپور اہتمام کروانا چاہیے۔ یہ ابتدائی باتیں بچے کو اس طرح ازبر ہونی چاہییں کہ اسے حرف شناسی میں کوئی جھجک باقی نہ رہے اور بلا تکلف حرف پہچان لے۔ بعد ازاں مرکبات کی تختی میں بھی یہ مشق جاری رہے۔ استاذ صاحب باقاعدہ قرآن کریم سے مفرد اور مرکب حروف کی شناخت کرائیں۔ استاذ صاحب اس معاملے میں کوتاہی نہ کریں، کیوں کہ یہ بنیاد ہے۔ اگر ابتدائی دو تین تختیوں میں بچہ کامیابی حاصل نہیں کر پائے گا، تو یہ غلطی آگے تک برقرار رہے گی۔ حرف شناسی کا امتحان لینے کے لیے استاذ صاحب کوئی دوسرا طریقہ بھی اختیار کر سکتے ہیں مثلاً بورڈ یا کاپی پر حروف مفردات یا مرکبات لکھ کر بچے سے اس کی شناخت کرائی جائے۔ اگر بچہ جواب اعتماد کے ساتھ دے رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حرف شناسی میں کامیاب ہو چکا ہے۔ لہٰذا آگے ترقی دی جاسکتی ہے۔

☆ مقدارِ خواندگی بڑھانے اور بچوں کو مصروف رکھنے کا طریقہ

اگر شعبہ قاعدہ میں داخل بچہ کل وقتی ہے تو اسے مصروف رکھنے کے لیے اور مقدار خواندگی بڑھانے کے لیے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ دو سبق دیے جائیں۔ ایک سبق صبح کے وقت اور دوسرا بعد ظہر۔ اگر ایک سبق ہی دیا گیا تو بچہ بہت جلد یکسانیت سے اکتا جائے گا، کیوں کہ وہ مسلسل ایک کام نہیں کر سکتا۔ بچہ فطری طور پر تبدیلی چاہتا ہے لہٰذا اس کی نفسیات کا خیال رکھا جائے۔

☆ سبق یاد کروانے کا طریقہ

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ بچوں میں یکسوئی نہیں ہوتی، اس بنا پر انہیں دیے جانے والے سبق کے متعلق بھی یہ امید نہیں رکھی جاسکتی کہ وہ مسلسل اسے یاد کرتے رہیں گے۔ بچہ زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ سبق پر توجہ دے پائے گا، اس کے بعد اس کی توجہ بٹ جائے گی۔ لہٰذا بچوں کو سبق یاد کروانے کے لیے ان کی جوڑیاں بنا دی جائیں۔ ہم سبق بچے ایک دوسرے کا سبق سنیں۔ 10 سے 15 مرتبہ ایک بچہ اپنا سبق دہرائے اور دوسرے سنیں، اسی طرح ہر بچہ کرے۔ اس عمل سے سبق یاد ہونے میں مدد ملے گی۔

۲۔ مخارج کی ادائیگی

قاعدہ کے بچوں سے حروف کی درست ادائیگی کروانا استاذ صاحب کی بنیادی ذمہ داری اور وظیفہ ہے۔ لہٰذا حروف کی ادائیگی اور تصحیح پر مکمل توجہ دیں، اس مقصد کے حصول کے لیے بچے کے سامنے حروف کو بار بار پڑھیں اور اس سے پڑھوائیں، مشق کروائیں۔ شروع میں بچوں کی زبان سے بعض حرف صحیح ادا نہیں ہوتے، کہیں مخرج کی غلطی ہوتی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو کہیں صفات کی۔اس پر دھیان دینے کی ضرورت ہے۔بچے کو سبق دیتے وقت اس کا مخرج بتائیں اور یہ بھی کہ کون سے حروف پر ہونٹ گول کرنے ہیں، کہاں دانت اور زبان کا استعمال ہوگا، کہاں سختی اور نرمی سے کام لیا جائے گا، کن حروف کو کھینچنا ہے اور کن کو نہیں کھینچنا وغیرہ وغیرہ۔خلاصہ یہ کہ ایک ایک چیز کا خیال رکھتے ہوئے محنت کریں گے تو ناظرہ میں زیادہ محنت نہیں کرنا پڑے گی۔

۳۔ہجے

قاعدہ میں تختی نمبر 4 سے ہجے شروع ہوتے ہیں۔لہٰذا استاذ صاحب اہتمام سے ہجے کہلوائیں۔سبق دیتے وقت، سبق سنتے وقت لازماً بچہ ہجے کرے۔جب تک ہجے نہیں ہوگا، حروف کی پہچان نہیں ہوگی۔ہجوں میں حرکات، لین، مد، تشدید اور جزم کی تختی کی مشق اور اجزاء قرآن کریم سے بھی کرائی جائے۔اس سے ان شاءاللہ العزیز بہت جلد بچے کو تجوید کے اصول سے شناسائی حاصل ہوگی اور وہ آگے بڑھنے کے قابل ہو سکے گا۔

۴۔رواں:

جس طرح تختی نمبر 4 سے ہجے کروانی ہے تو اسی طرح ہر تختی رواں بھی از بر ہونی چاہیے۔جب تک رواں کی مشق نہیں ہوگی، بچہ عم پارہ میں نہیں چل سکے گا۔استاذ صاحب یہ معمول بنائیں کہ نیا سبق دیتے وقت ہجے اور رواں کی مشق کی جائے۔جبکہ سبق سننے میں معمول یہ بنایا جائے کہ پہلے رواں سنا جائے اور بعد ازاں ہجے نکلوائی جائے۔

۵۔گزشتہ تختیوں کی دہرائی:

قاعدہ کے بچوں کو حروف اور تختیوں کی پہچان کروانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ دو، دو بچوں کی جوڑیاں بنائی جائیں اور وہ آپس میں ایک ایک تختی پر محنت کریں۔اس سے ان شاءاللہ حروف، مخارج، صفات کی پہچان میں بڑی حد تک مدد ملے گی اور گزشتہ تختیاں بھی خوب مضبوط ہوں گی۔

۶۔کلمے اور روزمرّہ کی چند مسنون دعائیں:

چوں کہ قاعدہ کے بچے ابھی نہایت کم اور نا سمجھ ہوتے ہیں، اس لیے انہیں ابتدائی تین چار کلمے یاد کرا دینا کافی ہوگا۔جبکہ مسنون دعاؤں میں سواری کی دعا، دودھ پینے کی دعا، باتھ روم جانے کی دعا، سونے کی دعا، کھانے کی دعا اور اس نوعیت کی دیگر چھوٹی دعائیں یاد کرا دینا مفید ہوگا۔اگر قاعدے کے شعبے میں بڑے بچے بھی موجود ہیں تو ان پر مزید محنت کی جا سکتی ہے اور نماز کے ساتھ دیگر دعائیں بھی یاد کرائی جا سکتی ہیں۔(جاری ہے)

© rasailojaraid.com